طلبہ کی اخلاقی، تعلیمی، تربیتی اور روشن مستقبل کیلئے رکاوٹ کون؟

(۱) ہم خوب جانتے ہیں کہ مدارس اسلامیہ ملک اور ملت کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس حقیقت کے باوجود مدارس کا تعلیمی اور انتظامی ڈھانچہ اس قدر مخدوش اور کمزور ہے جو بیاں کے لائق نہیں۔

(۲) مدارس کے تعلیمی افتتاح اور اختتام کا نظام طے نہیں۔ اتری بھارت کے مدارس میں ابتک تعلیم شروع نہیں ہوسکی ہے جبکہ مہاراشٹر اور گجرات میں ۱۵ رشوال سے ہی ابتداء ہوچکی ہے، جہاں ہزاروں کی تعداد میں طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ کیا ایام تعلیم کی کمی، کمزور استعداد اور ناقص نصاب کا یہ ذریعہ نہیں؟

(۳) طلبہ جب چاہتے ہیں داخل ہوتے ہیں اور جب چاہے رخصت پر ہوتے ہیں اس کا کوئی مضبوط اصول وضابطہ نہیں۔ کیا یہ گھٹتے معیار کی علامت نہیں کہ طلبہ کے چندہ کیلئے اب بہار اور بنگال وغیرہ کا اہل مدارس سفر کرتے طلبہ کو اکٹھا کرنے والوں کو بڑی رقم دی جاتی ہے اور خود سفر کرنے والوں کا لمبا صرفہ ہوتا ہے۔

(۴) دیواری پرچہ برائے اعلان داخلہ اور ریلوے اسٹیشنوں پر طلبہ کی اپنے مدرسہ میں داخلہ کیلئے خوشامد! کیا اس سے تعلیم وتربیت کا معیار بلند ہوگا؟

(۵) اپنے علاقہ میں قرآن وحدیث کی تعلیم کیلئے ترغیبی اسفار اور مسجد وممبر کا استعمال کیوں نہیں کرتے، قوم کی رقم کو اسفار اور خرید وفروخت پر کیوں صرف کرتے ہیں!

(۶) ابھی طلبہ اور اساتذہ کی ٹرین میں گرفتاری اور طلبہ کو ہمراہ لانے والے معزز علماء کو اس کے پاداش میں ہاتھوں میں ہتھکڑی پر حق کی آواز کیوں بلند نہیں کی جاتی۔ اس کی وجہ سے طلبہ کی حوصلہ شکنی اور ان کے والدین کو ناامیدی اور عام لوگوں میں علوم اسلامیہ کی تحصیل سے دوری ہورہی ہے۔ جبکہ طلبہ اہل مدارس کی خوراک ہیں۔ کہاں خواب خرگوش کے حوالے ہیں؟ یہ جمعیۃ علماء ہند/دار العلوم/وقف دیوبند اور اس جیسے عظیم الشان کہلانے والے اداروں کے ذمہ دار!

(۷) اہل مدارس اپنے معیار اور گریڈ کیوں طے نہیں کرتے کہ آج ہر مولوی کا اپنا مدرسہ ہے جو جس طرح چاہتا ہے درجہ طے کر لیتا ہے اور بلاضرورت مدرسوں کے قیام سے امت پر بوجھ بنتا ہے۔ اب تو اکثر اپنی زمین پر مدرسے قائم کرنے لگے، ہائے افسوس!!

(۸) کچھ شہر تو ایسے ہیں جس میں پانچ سو سے زائد مدرسے ہیں جہاں قیام وطعام اور تعلیم کا بندوبست نہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں کہ کمروں میں بھیڑ بکریوں کی طرح طلبہ کو سمو دیتے ہیں جس سے نہ ان کی اخلاقی تربیت ہوتی ہے اور نہ ہی صحت کی حفاظت آخر طلبہ کی زندگی سے یہ کھلواڑ کیوں کیا جاتا ہے اس کی فکر اور جواب دہ کون؟؟؟۔

(۹) خاص طور پر دار العلوم دیوبند کے نام پر ملک کے گوشے گوشے سے طلبہ کو مائل کرایا جاتا ہے جبکہ ہزاروں بچوں کا دار العلوم دیوبند، وقف، مدرسۃ الشیخ اور دار العلوم زکریا سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

بچے بھی ماں باپ کو گمراہ کرتے ہیں کہ میں دارالعلوم دیوبند میں پڑھتا ہوں، جبکہ یہ ہوٹلوں میں کھاتے اور کرایہ کے مکان میں رہ کر اوقات اور اپنی قیمتی زندگی کو برباد کرتے ہیں۔

(۱۰) ہر ایک مدرسہ والے داخلہ کے وقت طلبہ سے سابقہ مدرسہ چھوڑنے کی وجہ اور مدرسہ کا صحیح تصدیق نامہ کیوں نہیں لیتے جبکہ عصری تعلیمی اداروں میں سابقہ سرٹیفکیٹ کے بغیر داخلہ ناممکن ہوتا ہے۔

ملت کے غیور علماء کرام، ذمہ داران مدارس اور تنظیموں کے اہل دل حضرات سے ان نونہالوں کی تعلیم و تربیت سے کھلواڑ کرنے والوں کی اصلاح و گرفت کی قوم التجا کرتی ہے۔

ہزاروں ادب اور گستاخی کی معافی کیساتھ

عبدالسمیع خان قاسمی

محلّہ: پٹھانان، دیوبند سہارن پور اتر پردیش